السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں آمین با لجہر کی دلیل پیش کریں؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے کہ سری نمازوں میں آمین آہستہ (سراً) کہنی چاہیے۔ جہری نمازوں کی جہری رکعتوں میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور جمہور تابعین عظام کا مسلک یہ ہے کہ آمین با لجہر کہی جائے۔ یہی تحقیق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ جہری نمازوں میں آمین با لجہر کہنی چاہیے۔ (دیکھئے سنن ترمذی (الصلوۃ باب ماجاء فی التامین ح 248)

صحیح مسلم کے مؤلف، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا:

"قد تواترت الروايات كلها أن النبي صلى الله عليه وسلم جهر بآمين"

(اور تمام روایات کے تواتر سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین با لجہر کہی ہے۔ (الاول من کتاب التمییز للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ص40ح38

ان متواتر روایات میں سے چند درج ذیل ہیں۔

1۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے۔

"أنه صلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فجهر بآمين"

"انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین با لجہر کہی۔ (سنن ابی داؤد الصلوۃ باب التامین دراء الامام ح 933 صحیح"

اسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے سلمہ بن کہیل سے "ورفع بها صوته" کے الفاظ سے روایت کیا ہے اس کی سند حسن ہے اور متعدد شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔ اس کے مقابلے میں شعبہ والی روایت میں سخت اضطراب ہے اس لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور محدثین نے اسے خطاء اور ضعیف قرار دیا ہے۔

(خود امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے آمین با لجہر بھی مروی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے میری کتاب "مسئلہ آمین با لجہر (ص23تا31 دوسرا نسخہ ص35،36

2۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فرغ من قراءة أم القرآن رفع صوته بآمين"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورۃ فاتحہ کی قرآءت سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔"

ابن خزیمہ 1ص287، ج3ص148ح1806، المستدرک للحاکم ج1ص223 وصححہ دوافقہ الذہبی الدارقطنی 1/330 وقال ھذا اسناد حسن البیہقی وقال حسن صحیح بحوالہ التلخیص الجبیر 236 اعلام الموقعین لابن القیم 2/397 وصححہ)

اس کی سند امام زہری رحمۃ اللہ علیہ تک حسن لذاتہ ہے لیکن یہ سند امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے عن سے روایت کرنے کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ زہری مدلس تھے۔

۔ سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کے مقتدی آمین با لجہر کہتے تھے۔ (دیکھئے صحیح بخاری مع فتح الباری (ج2ص208 قبل حدیث 780) اور مصنف عبدالرزاق (32640)

۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب امام کے پیچھے ہوتے تو سورۃ فاتحہ پڑھتے اور لوگوں کی آمین کے ساتھ (مل کر) آمین کہتے اور اسے سنت سمجھتے تھے۔ (صحیح ابن خزیمہ ج1ص287ح4572

۔ عکرمہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہماری مسجدوں میں لوگ آمین کہتے تھے حتیٰ کہ لوگوں کے آمین کہنے سے مسجدیں گونج اٹھتی تھیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 2ص5425

اس کی سند صحیح ہے۔

6۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہودی لوگ امام کے پیچھے آمین کہنے پر (مسلمانوں سے شدید) حسد کرتے تھے،

(مسند احمد (ج6ص134) واصلہ عندابن ماجہ (ج1ص278ح856) وسندہ صحیح

یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

7۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی حضرات مسلمانوں سے جن کاموں پر حسد کرتے ہیں۔ ان میں سے قابل ذکر تین ہیں۔ سلام کا جواب دینا صفوں کا قائم کرنا اور فرض نمازوں میں امام کے پیچھے آمین کہنا۔ (الاوسط للطبرانی ج5س473،486۔ح4908)

(845/1۔ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی حدیث مروی ہے۔ (دیکھئے تاریخ بغداد (11،43) اور المختارہ للضیاء المقدسی)

952۔ حدیث سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ابن ماجہ ج1ص287،ح854،الخلافیات مخطوط صفحہ)

10426۔ امام عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ (مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص)

خلاصہ یہ کہ آمین بالجہر متواتر ہے جبکہ آمین بالسر کی خبر واحد متعدد وجوہ سے ضعیف ہے۔

الف: اس میں اضطراب ہے۔ بعض نے شعبہ سے آمین بالجہر نقل کیا ہے۔

ب: شعبہ کو وہم ہوا ہے۔ ج: یہ روایت ثقہ راویوں کے خلاف ہے۔

(د: کسی صحابی سے جہری نمازوں میں خفیہ آمین کہنا ثابت نہیں ہے۔ (شہادت ستمبر 2000ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ331

محدث فتویٰ